شانِ رسالت مآب ﷺ میں ایک خوبصورت تحریر

قرآن کا محور

پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد کاظمی

مولانا [illegible] محمد الطاف قادری رضوی

انجمن انوار القادریہ

کامیابی کا راز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ع

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

ترجمہ : سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک، ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

حمد ، نعت ، دعا

محترم اسلامی بھائیوں! اس سورت پاک میں اللہ تعالی کی حمد اور بندوں کو دعا کی تعلیم ہے اور اس کے ساتھ ہی حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بھی اعلی درجے کی نعت ہے۔ ویسے بھی رب تعالی کی حمد کے ساتھ ساتھ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نعت تو ہوتی ہے۔ یعنی رب تعالی کا تو ذکر ہو اور اُس کے محبوب کا ذکر نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ساری تعریفیں اللہ عزوجل ہی کی ہیں۔ یعنی دنیا میں جو بھی کسی کی تعریف کسی وقت بھی کرے۔ وہ در حقیقت خدا ہی کی حمد ہوگی۔ جس کسی میں بھی جو خوبی ہوگی وہ اللہ عزوجل کی دی ہوئی ہے۔ چیز کی تعریف حقیقت میں اس کے بنانے والے کی ہی تعریف ہوتی ہے اور دوسرے اس کے معنی یہ بھی ہیں وہ خاص تعریف اللہ عزوجل کی ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے ادا ہو۔ ان کے سکھانے سے کوئی اللہ عزوجل کی حمد کہے تو مطلب یہ ہوگا خواہ حمدِ الٰہی کوئی بھی کرے مگر مقبول حمد وہ ہی ہوگی جو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوگی۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ دعا بھی مانگو تو انہی طریقے سے جس سے میرا حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مانگتا ہے اور ہمیں صاف الفاظوں میں حکم بھی یہی ہے کہ ہم کو سیدھی راہ چلا کونسی راہ وہ راہ جن پر تو نے انعام کیا۔ جیسے سیدھا راستہ دینِ اسلام کا ہے اور دینِ اسلام پیروی مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور سب سے بڑا جس پر احسان کیا۔ وہ حضور علیہ الصلوۃ السلام ہی کی ذاتِ برکات تو ہے کہ اے لوگوں اس راستے پر چلنے کی خواہش کرو۔ جس پر میرا محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر چلتا ہے۔ کامیابی اس میں ہے، میرا محبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہیں جو حکم دے اسے بجالاؤ۔ اس راستے پر نہ چلا جو گمراہوں کا ہے اور جن پر غضب کیا۔ گمراہوں کا راستہ وہ ہی راستہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نافرمانوں کا ہے جب تک میرے محبوب کے حکم کو دل و جان سے تسلیم نہ کرلو کوئی کاغذات وغیرہ اس وقت تک قابلِ قبول نہیں ہوتے جب اس پر کسی ادارے کے سربراہ کی مہر یا دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت کوئی عبادت بھی بارگاہِ خداوندی میں نہیں پہنچے گی جب تک غلامیِ مصطفیٰ اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ نہ ہوگا۔ جو میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے در سے ہٹے گا وہ غضب مین مبتلا کر دیا جائے گا انکاری کے بعد اس کا ٹھکانہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں ہے۔ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا در میرا در ہے جو اس در کا نہیں وہ کسی در کا نہیں میرے محبوب کے راستے پر چلنے والے ہی تو دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوئے ہیں اور آج بھی دیکھ لو اُنہی کا نام زندہ ہے۔ جو دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جڑا۔ اولیاءِ عظام کے نام اب بھی زندہ ہیں انہوں نے اپنے آپ کو ختم کر کے اپنے نام کو اونچا کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس بات میں فخر محسوس کیا کہ مجھے گدائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور سگِ مدینہ وفقیر مدینہ کے لقب سے پکارا جائے آج بھی مخلوق خدا ایسے لوگوں کی زیارت کرنے کے لیے ترستی ہے۔ اور اس دعا کے مانگنے کا ہی تو حکم ہے کہ ہم کو اس راستے پر چلا جس پر تو نے انعام فرماتا ہے اور دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے راستے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رکھ کیونکہ یہی بقا کا راز ہے۔

سارا قرآن حضور ﷺ کی نعت مے

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر مسلمان قرآن کو بنظر ایمان دیکھے تو اس کو قرآن مجید میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء نظر آئے گی۔ قرآن مجید کے اندر حمدِ الٰہی ہو عقائد کے بارے میں ہو پچھلی امتوں کے واقعات ہوں یا جنت اور دوزخ کا ذکر ہو ان سب سے ثناءِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کرنیں پھوٹتی نظر آئیں گیں۔ قرآن مجید اپنے حرف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کرتا ہے۔ دیکھئے قرآن مجید میں سورۃ اخلاص کو ہی لے لیجیے

قل ھو اللہُ احد ۝ کہہ دو اللہ ایک ہے۔

اس میں بظاہر تو اللہ کی صفات بیان کی گئی ہے ۔ اے محبوب تم کہہ دو اللہ ایک ہے۔ وہ ہی بھروسے کے لائق ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے وغیرہ وغیرہ جو پہلا کلمہ ہے۔ (قُل) یعنی اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تم کہہ دو۔ اے محبوب ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی تعریف بھی آپ کے منہ سے سنیں۔ گویا رب عزوجل کی رضا ہے کلام ہمارا ہو زبان تمہاری ہو ہم اپنے اوصاف بھی سنیں تو تمہاری زبان سے حالانکہ اللہ تبارک تعالیٰ خود فرما دیتا میں ایک ہوں۔ نہ میں کسی کا باپ ہو نہ میرا کوئی بیٹا ہے۔ لیکن نہیں فرمایا۔ اس لیے مقصود محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان ظاہر کرنا ہے۔ رب تعالیٰ کا مقصد اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کو پوری کائنات کے سامنے سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مقامِ محمود پر بیٹھا کر یہ بتانا تھا کہ اے لوگوں دیکھو میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کیا ہے۔

محبوب ﷺ کا انتقام رب نے لیا

مکہ مکرمہ میں ایک بار ابولہب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرتے ہوئے کہہ دیا کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ تباہ ہو جائیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ابولہب کی یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔ ابولہب کا یہ کلمہ پروردگار عزوجل کو پسند نہ آیا۔ رب تعالیٰ نے خود انتقام لیتے ہوئے قرآن مجید کی پوری سورۃ نازل فرمادی۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ ابولہب تباہ و برباد ہو جائے۔

یعنی اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس کا جواب آپ نہ دیں اس کا بدلہ ہم خود لیں گے۔ معلوم ہوا کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ادنیٰ سی بھی گستاخی کرنے والا خدائے پاک کا دشمن قرار پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جتنی محبت اپنے محبوب سے ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ابولہب نے اگر یہ کلمہ کہہ دیا تھا۔ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تباہ ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ چاہتا تو ابولہب اسی وقت غرق ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کائنات پر ظاہر کرنے کے لیے قرآن مجید کی آیت نازل فرمائی، تا کہ بنی آدم سے لے کر تا قیامت تک کے لوگوں پر میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کا چرچا ہو جائے۔ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ اگر دینا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر پوری کائنات میں سب سے زیادہ سمجھو۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے دوست کے ساتھ دشمنی کی میں اسے اعلان جنگ دیتا ہوں۔

محبوب ﷺ کی ادائیں نماز ہے

ہر مسلمان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں جو کسی بھی حال میں معاف نہیں بیماری ہو یا تندرستی چاہے کچھ بھی ہو جائے ہم پر نماز پڑھنا لازم ہے۔ نماز کہتے کسے ہیں؟ اس کا جواب سن لیجیے اصل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اداؤں کا دوسرا نام نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ نماز قائم کرنے کا حکم فرمایا۔ لیکن کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کس طرح پڑھو کتنی رکعتیں پڑھو اگر باقی تفصیل جاننی ہے تو میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک قول و فعل کو دیکھ لو۔ میرے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی ہی ہمارے سارے احکام کی تفسیر ہے۔ حقیقت تو یہ کہ نماز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبوب اداؤں کا نام ہے۔ جو بھی

اخلاص کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی سی پڑھے گا اسے نماز کہتے ہیں۔ اوراس طرح دوسرے احکام جیسے حج، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ ۔ اگر ہم سے کوئی بھی یہ کہے۔ کہ بھئی یہ تو اللہ تعالی کا حکم ہے اس میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اداؤں پر عمل کرنا کونسا ضروری ہے۔ اچھاجی اب آپ اپنے دل ودماغ کو حاضر کر کے سنئے کہ اگر کوئی بندہ رکوع وسجود میں قرآن پڑھے لے اور قیام میں التحیات پڑھ لیا اور جو ترتیب ہے اسے بدل دے تو آپ کا کیا خیال ہے۔ نماز ہو جائے گی ہرگز نہیں ہوگی۔ ارے خدا عزوجل کے بندے مقصود تو محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ادائیں ہیں۔ نہ کہ صرف تمہارے افعال اسی لیے تو حکم دیا جا رہا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے جس کا ترجمہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

گناہ اور عبادت کیا ہے

رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی گناہ ہے، ہاں اگر کسی کی خطا میں محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم راضی ہوں تو وہ عین عبادت بن جاتی ہے جیسے حج کے دوران نماز مغرب قضاء کر کے عشاء کے ساتھ پڑھنا بھی عبادت ہے ویسے ہم سوچ گیں کہ نماز کا وقت چلا جانے سے گناہ ہوگا یہاں پر گناہ نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ گناہ بھی ثواب میں لکھا جائے گا کیونکہ یہاں پر ایسا ہی کرنے کا حکم ہے ۔اس میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی رضا ہے کہ ہم فرض کی ادائیگی اس طریقے سے کریں۔ حضرت صدیق کا غارِ ثور میں اپنے آپ کو ڈسوانا خودکشی نہیں بلکہ عبادت ہے۔ خیبر میں حضرت علی کا نمازِ عصر قضاء کر دینا بھی عبادت میں شمار ہوگا۔ ہاں مگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی کرنا منع تھا۔ حالانکہ شریعت میں ایک آدمی بیک وقت چار شادیاں کرسکتا ہے اور یہ جائز ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے منع کیوں؟ وہ اس لیے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی کرتے تو اس سے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف ہوتی۔ الغرض جنت اس کے لیے ہے جس سے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم راضی ہیں اور جس سے سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ناراض ہونگے تو دوزخ اس کے لیے ہے۔

سنت پر عمل کرنے کے عوض جنت ہے

جو مسلمان بھی اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور اس کے پیارے بندوں کے طریقے پر چلے گا۔ اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ میں اس کے عوض جنت عطا کر دوں گا۔ مثلاً حج میں کیا ہے۔ کہیں ٹھہرنا، کہیں دوڑنا، کہیں کنکریاں پھینکنا اور کہیں طواف کرنا۔ آخر یہ کام ان تاریخوں میں عبادت کیوں بن گئے۔ اس لیے کہ یہ کام اللہ عزوجل کے مقبول بندوں نے ان تاریخوں میں کیئے حدیث پاک میں آتا ہے جو کسی سے مشابہت کرے گی وہ محشر کے دن اسی کے ساتھ اٹھائی جائے گی ہماری ساری عبادتوں اور

نمازوں کا بھی یہ حال ہے ہم حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں ان شاء اللہ عزوجل ہمیں قیامت کے دن بھی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں اٹھایا جائے گا جس خوش قسمت کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا قرب عطا ہو گیا اس پر بھلا عذاب کیسے آسکتا ہے۔ یقیناً اس غلام کا تو بیڑا پار ہو جائے گا ۔ کاش ان خوش نصیبوں میں مجھ گناہگار اور آپ سب نیکوں کار کا بھی نام آجائے (آمین ثم آمین)

حکمِ مصطفی ﷺ پر عمل کرنا فرض ہے

اللہ تبارک وتعالی اپنے کلام میں مختلف آیات نازل فرما کر ہمیں اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ادبِ پاک سیکھایا کہ اے لوگوں میرے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانو اور تعظیم کرو پروردگار عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُو اسْتَجِيْبُوْ لِلّٰهِ وَلِلرَّ سُوْلِ اِذَا دَعَا كُمْ ٥

اے ایمان والوں اللہ اور اس کے رسول کے بُلانے پر حاضر ہو جب رسول تم کو بلائے اس امر کی طرف جو تم کو زندگی بخشے۔

پیارے اسلامی بھائیوں! دیکھئے یہ آیات کریمہ کس طرح ثناءِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے پھولوں کا گلدستہ اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ اللہ تبارک تعالی کس طرح قرآن مجید میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان ظاہر فرما کر تعظیم سکھا رہا ہے۔ اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بلائیں تو فوراً حاضر ہو جاؤ۔ اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہی ہمیں دونوں جہاں میں سرفراز کریگی۔

رازِ محبت

مدینہ منورہ میں ایک بار قحط سالی ہوگئی بارش نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی قلت ہوگئی باغات کی فصلیں تباہ ہونے لگ گئیں جمعہ کا دن تھا سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بارش نہ ہونے کی وجہ بہت نقصان ہو رہا ہے۔ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کو حرکت دے کر دعا کیلئے ہاتھ بلند کیئے تو نہ جانے کہاں سے بادل آگئے۔ ابھی ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ مسجدِ نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی چھت ٹپکنے لگی بارش کے قطرے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو بوسہ دینے کی سعادر حاصل کرنے لگے۔ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دیکھا تو مدینۂ پاک کی گلیوں میں پانی جمع تھا۔ اور آمد و رفت میں دقت ہو رہی تھی۔ یہ

سلسلہ ایک ہفتے تک چلتا رہا۔ اگلے جمعہ کے دن آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم جب دوبارہ منبر پر تشریف لائے تو دوبارہ عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بارش بہت ہو چکی ہے۔ دعا فرمائیں سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیئے اور دعا فرمائی

اللھم حوالینا لا علینا اللہ اب ہمارے آس پاس بارش ہو ہم پر نہ ہو۔

پھر سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشتِ پاک سے بادل کی طرف کی اشارہ کیا تو بادل پھٹ کر ادھر اُدھر ہو گیا۔ واہ قربان جایئے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اشارۂ انگشت پر کہ بادل فوراً پھٹ گیا اور ہاں بادل پھٹتا بھی کیسے نہ یہ وہ انگلی کا اشارہ تھا جس نے چاند کو دو ٹکڑے کیا تھا اور چاند نے رقص کیا تھا، پتھروں سے کلمہ پڑھانے والا، خیبر کے مقام پر سورج عصر کی نماز کے لیے لوٹانے والا بھی یہی اشارہ تھا۔ عشق ومحبت کا راز دیکھئے کہ اللہ تبارک وتعالی بھی تو دیکھ رہا تھا کہ میرے محبوب کے شہر میں پانی نہیں ہے لیکن بارش نہ برسائی مگر جب سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی تو اسی وقت بارش شروع ہو گئی مگر کیوں؟ یہ بھی رازِ محبت تھا کہ مجھے میرا محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کہے تو میں بارش برساؤں۔ تا کہ کائنات کو پتہ چل جائے کہ رب تعالی اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ رد نہیں فرماتا اور پروردگار عزوجل نے بھی اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے اس وقت کہلوایا جب تک آپ سیآپ کے غلاموں نے آکر التجا نہ کی۔

حضور ﷺ کے مقام کا انکار کفر ھے

اخنس بن اخیس ابو جہل کا گہرا دوست تھا ایک دن اخنس کی ملاقات ابو جہل سے تنہائی میں ہوئی اخنس نے کہا یار میں اور تم اب تنہائی مین بیٹھے ہیں۔ یہ بات صرف میرے اور تیرے درمیان رہے گی کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں یا جھوٹے۔ ابو جہل نے کہا اللہ عزوجل کی قسم محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں۔ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن بات یہ ہے کہ قصی کی اولاد ہے ان کے خاندان میں تمام بزرگیاں پہلے ہی سے ہیں۔ بیت اللہ کے پانی بلانے والے اور خانہ کعبہ کے خادم وغیرہ بھی یہ ہی ہیں۔ اب نبوت بھی انہی میں پہنچی جا رہی ہے تو باقی قریشیوں کے لیے کونسی عزت باقی رہ گئی ہے۔ ترمذی میں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بار ابو جہل حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاجر ہوا اور عرض کیا ہم آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو نبی نہیں مانتے ۔ہم تو اس کتاب کو بھی جھوٹا کہتے ہیں جو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم لائے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

" قد نعلم انہ لیحزنک الذی یقولون فا نھم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ یجحدون o

ہم کو معلوم ہے کہ آپ کو رنج دیتی ہیں وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں تو وہ تم کہ نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ عزوجل کی آیتوں سے انکار

کرتے ہیں۔

تفسیر: اس آیتِ پاک سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چند طرح سے عظمت بیان ہوتی ہے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رب تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ اگر کسی بات سے دلِ مبارک کو رنج پہنچ جائے رب تعالیٰ اس مبارک دل کو تسکین فرماتا ہے۔ کفار جو ایذا دیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رسول نہیں ہیں۔ ہم آپ کو نہیں مانتے تو اس لیے طبع پر گراں گزرتا تھا۔ تو رب تعالیٰ نے کس انداز سے فرمایا۔ پیارے یہ تم کو نہیں جھٹلاتے یہ تو ہم کو اور ہماری آیاتوں کو جھٹلاتے ہیں تم کیوں رنج کرتے ہو دیکھئے پروردگار عزوجل کس طرح اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مباک کو پرچا رہا ہے کہ ہی تمہیں جھوٹا نہیں کہتے ہیں دوسری طرح اس آیات کی تفسیر یہ بھی ہوسکتی ہے۔ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نبوت کا انکار آپ کے کمالات پر اعتراض اور آپ کی تعریف پر چڑ جانے میں حقیقت یہ ہے ہمارا اور ہماری آیتوں کا انکار ہے اگر کوئی بادشاہ کسی کو افسر بنا کر اپنی رعایا پر بھیجے اور لوگ اس افسر کا حکم نہ مانین اور اس کی مخالفت کریں تو اس افسر کی مخالفت نہیں بادشاہ کی مخالفت ہے اور وہ سلطنت کے باغی ہیں اور جو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات سے انکار کرتا ہے اصل میں خدا کی آیتوں کا انکار کرتا ہے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ

محترم پیارے اسلامی بھائیوں! اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے بارے میں بار بار قرآن مجید کی آیات نازل فرما کر ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ اے ایمان والوں دیکھنا کہیں اس بارگاہ میں کوئی خلاف عظمت بات نہ کہہ دی جائے جس سے تمہاری عمر بھر کی نیکیوں کی کمائی برباد ہو جائے اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین امنو الاترفعوآ اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھر والہ بالقول کجھر بعضکم لبعضٍ ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون o

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور چلا کر بات نہ کرو جیسے کہ آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (پ ۲۶ ع ۱۳)

پیارے اسلامی بھائیوں! اپنے دلوں کے اندر عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن کر کے اس آیات کو دیکھیں۔ تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اس آیت کے اندر کس طرح نعت کا ذخیرہ چھپا ہوا ہے اور ہر لفظ سے محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوتی ہے دیکھئے اللہ تعالیٰ چاہتا تو فرما دیتا اے لوگو! میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرو بلکہ تفسیر کے ساتھ فرمایا۔ اے ایمان والو! میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آگے اونچی آواز سے نہ بولو۔ جس طرح آپس میں ایک دوسرے کت ساتھ بولتے ہو

اور جب ان کی بارگاہ میں حاضر تو ادب کو ملحوظ خاطر رکھو دیکھنا خبردار! کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔ آخر اتنا کچھ بتانے کی کیا ضرورت تھی جسے اگر کوئی آدمی اپنا اہم کام کسی کے سپرد کرے تو وہ آدمی دوسرے کو بڑی احتیاط کے ساتھ سارا معاملہ سمجھاتا ہے اس لیے کہ کہیں تھوڑی سی بھی بے احتیاطی نہ ہو جائے اس طرح اللہ عزوجل نے بھی جب ہمارے ذمہ اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ادب ومقام عظمت لگایا تو ہمیں ہر بات تفصیل کے ساتھ سمجھائی کہ کہیں میرے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی نہ ہو جائے۔

دودھ کا پیالہ

حدیث شریف میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سرور کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا۔ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جاؤ اصحابِ صفہ کو بلا لاؤ۔ اس وقت مجھے سخت بھوک لگی تھی تو میرے ذہن میں خیال آرہا تھا اگر ہو سکے تو سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یہ پورا پیالہ مجھے عنایت فرمادیں تاکہ میں سیر ہو کر پی لوں لیکن سلطان کعبہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی بجا آوری بھی ضروری تھی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بلا لایا تمام صحابہ کرام حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حلقہ بنا کر بیٹھ گئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ پکڑو اور باری باری سب کو پلاؤ جب میں نے پیالہ پکڑا تو سوچا یہ پیالہ تھوڑے سے صحابہ کرام کے پینے کے بعد ختم ہو جائے گا۔ وہ دودھ کا پیالہ ۷۰ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پیا وہ پورا پیالہ دودھ کا پھر بچ گیا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ اب تم اسے سیر ہو کر پیو میں نے بھی خوب سیر ہو کر پیا لیکن دودھ پھر بچ گیا اور سب کے بعد حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے نوش فرمایا اور پیالے میں اب بھی دودھ باقی تھا اور پھر فرمایا قوم کا ساقی انکے آخر میں پیتا ہے۔ (مدارج النبوت)

سبحان اللہ عزوجل! دودھ کے پیالے میں اتنی برکت پیدا ہوگئی کہ ستر ۷۰ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی سیر ہو کر پیا اور بھی بھی دودھ ویسے کا ویسا ہی پڑا رہا اور برکت بھی کیوں نہ ہوتی یہ پیالہ اس ہستی دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے دستِ شفقت سے مس ہوا تھا اور انہی دستِ انور سے اللہ عزوجل نے پانی کی نہر جاری کی تھی اور ہزاروں لوگوں نے پانی صرف پیا ہی نہیں بلکہ کئی دنوں کے لیے جمع کر لیا تھا اور یہ پیالہ تو صرف ۷۰ ستر صحابہ نے پیا تھا۔ خدا کی قسم اس پیالے سے ساری کائنات بھی سیر ہو کر پی لیتی تو بھی پیالے میں دودھ ختم نہ ہوتا۔ یہی سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا اور اسی ضمن میں آپ کا ایمان تازہ کرنے کے لیے ایک اور حدیث پاک بیان کرتا ہوں سکون قلب کے ساتھ سنئے۔

کھانے میں برکت

حضرت ابوایوب انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کروایا۔یعنی اسے دو بندے سیر ہو کر کھا سکتے تھے۔پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا جاؤ انصار میں سے ۳۰ بندوں کو بلا لاؤ تو اس کھانے کو ۳۰ تیس بندوں نے کھایا اور کھانا اتنا ہی باقی بچ گیا پھر فرمایا ۶۰ ساٹھ بندوں کو بلواؤ۔انہوں نے بھی سیر ہو کر کھایا۔قربان جایئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے پر کہ پھر بھی کھانا بچ گیا اور ان سب لوگوں میں کوئی ایسا نہ تھا جو اسلام کی دولت سے سرفراز ہو کر بیعت نہ کر کے نکلا ہو۔حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے اس دو بندوں کے کھانے کو ۱۸۰ لوگوں نے کھایا۔

محترم اسلامی بھائیوں! گذشتہ حدیث کی طرح اس میں بھی آپ نے دیکھا کہ دو بندوں کے کھانے کو ۱۸۰ لوگوں نے کھایا اور پھر بھی بچ گیا۔اس کھانے کو مزید لوگوں میں بھی کھلایا جا سکتا تھا مزید آپ نے دیکھا کہ ۱۸۰ لوگوں نے صرف کھانا ہی نہیں کھایا بلکہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور دینا و آخرت میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں مضبوطی سے تھام کر اپنی عاقبت کو بھی سنوار لیا۔

نومولود بچے کی گواہی

ایک کافرہ عورت اپنے ۲ ماہ کے بچے کو اپنی چادر میں لپیٹ کر امتحان نبوت کے لیے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی۔جونہی وہ عورت حاضر ہوئی تو بچے نے چادر میں سے کہا "**اسلامُ وعلیکَ یَا رسُول اللّٰہ**" سرکار ہم حاضر دربار ہو گئے ہیں۔ بچے کی ماں نے غصہ سے بھڑک کر کہا۔خبردار چپ ہو جا کس نے تجھ کو یہ کلمہ شہادت سکھا دیا۔بچے نے جواب دیا۔اے اماں مجھے یہ کلمہ مبارک میرے رب تعالیٰ نے سکھایا ہے اور اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان قاصد بن کر یہ کلمہ حق کہلا رہے ہیں۔پھر رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شیر خوار بچے! تیرا نام کیا ہے یہ بتا اور تو اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانبردار بن جا تو اس بچے نے جواب دیا۔یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا کے نزدیک تو میرا نام عبدالعزیز ہے۔مگر میری کمینی ماں نے میرا نام عبدالعزّیٰ رکھ دیا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس خدا کی قسم جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری عطا فرمائی ہے میں عزّیٰ ابن سے پاک بیزار و بری ہوں۔(مثنوی شریف)

محترم اسلامی بھائیوں! دیکھا آپ نے کہ کس طرح دو ماہ کے بچے نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نبی ہونے کی گواہی دی۔ حالانکہ اس بدبخت عورت نے تو یہ سوچا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اگر نبی ہونگے تو اس بچے سے بلوا سکیں گے۔ اور آج ہی ان کا پتہ چل جائے گا تو دو ماہ کے بچے نے گواہی دی اسی طرح ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ مکہ مکرمہ میں ایک عورت ایک بچے کو لے کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں آئی وہ بچہ اُسی دن پیدا ہوا تھا۔ حضورِ پُرنور شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بچے سے پوچھا۔ اے بچے بتا میں کون ہوں تو بچے نے با آواز بلند کہا۔

قال انت رسول اللّٰہ آپ علیہ السلام اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

اس بچے نے تو کبھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت بھی نہیں کی لیکن پھر بھی کہہ دیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار کیا تو میں نے پہلی مرتبہ ہی دیکھتے پہچان لیا اور مان لیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ بیشک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ عزوجل کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

خوف ناک سازش

جب اسلام کے آفتاب کی کرنیں دور دراز علاقوں میں پھیلنے لگیں۔ دین حق کی روشنی جگہ جگہ نمودار ہونے لگی۔ ظلمتوں اور شرک کا سورج غروب ہونے لگا تو کفار نے ناپاک عزائم کے ساتھ شمع حق کو بجھانا چاہا۔ لیکن ہر جگہ ناکامی ہوئی۔ پھر انہوں نے ایک تدبیر سوچی کہ کسی طرح مسلمانوں کت سردارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو شہید کر دیا جائے۔ لہٰذا کفار نے یہ کام ایک عورت کے ذمہ پر لگا دیا اور اس عورت کا نام زینب بنتِ الحارث تھا۔ اس عورت نے بکری کے گوشت میں زہر ملا کر والیِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دسترخوان پر رکھا۔ چنانچہ بشر بن البراء صحابی رضی اللہ عنہ نے اس گوشت کی ایک بوٹی کھاتے ہی فوراً زہر کے اثر سے شہید ہو گئے۔ مگر رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بوٹی کو ہاتھ میں لے منہ سے لگایا تو گوشت کی بوٹی پکار اُٹھی۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے ہرگز تناول نہ فرمایئے گا اس عورت نے میرے اندر زہر ملایا ہے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس عورت سے پوچھا کیا تو نے اس گوشت کے اندر زہر ملایا ہے تو اس نے اقرار کرتے ہوئے پوچھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کس نے بتا دیا مجھے اس گوشت نے خبر دی ہے کہ میرے اندر اس عورت نے زہر ملایا ہے۔ یہودیہ عورت نے بات بناتے ہوئے کہا میں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتحان کے لیے یہ سب کیا تھا کہ اگر آپ سچے نبی ہونگے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نبی نہ ہونگے تو اس طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کر کے ہمیں آرام ہو جائے گا۔

(مشکوۃ)

پیارے اسلامی بھائیوں! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کیسی کیسی خفیہ تدبیریں استعمال کی گئیں۔ کفار نے کیا کچھ نہیں کیا لیکن جس کی حفاظت اللہ پاک کرے اس کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔

وادی میں لاش

حضور تاجدارِ عرب وعجم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دین اسلام کی دعوت دی تو اس شخص نے کہا میں اس وقت تک ایمان نہ لاؤں گا جب تک آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میری مری ہوئی بچی کو زندہ نہ فرما دیں۔ پھر سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ اس نے کہا میں اپنی بچی کی لاش کو ایک وادی میں ڈال دیا تھا۔ چلو مجھے وادی دکھاؤ۔ جب وادی دکھائی گئی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی کو آواز دی تو لڑکی نے جواب دیا کہا۔ "لبیک وسعدیک" (حاضر ہوں فرمانبردار ہوں) پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس بچی سے فرمایا کیا تو اس دنیا میں واپس آنا چاہتی ہے۔ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں نے آخرت کو دنیا سے بہتر پایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے ماں باپ ایمان لا چکے ہیں۔ اگر تو پسند کرے تو دنیا میں لوٹا دوں؟ اس نے کہا میں نے اپنے ماں باپ سے زیادہ اپنے رب عزوجل کو مہربان پایا۔

سبحان اللہ عزوجل! قربان جایئے۔ اس آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان و اختیار پر ہمارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تو اگر دینا میں آنا چاہتی ہے تو تجھے لوٹا دوں۔ واہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے پاس اتنے اختیارات ہیں تو پھر اس رب عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ثناء کیوں نہ بیان کی جائے جس آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے لڑکی کو رب عزوجل کے حکم سے نہ صرف زندہ فرما دیا بلکہ اس مردہ لڑکی کی مرضی پوچھی کہ بتاؤ دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرو گی یا نہیں ۔

پتھر کا تیرنا

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ایک ندی کے کنارے تشریف فرما تھے۔ وہاں پر عکرمہ ابن ابی جہل بھی آنکلا اور کہنے لگا اگر پروردگار عزوجل کے سچے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہیں تو پھر وہ پتھر جو ندی کے اُس کنارے پر ہے اُسے حکم دیجئے کہ وہ پانی میں تیر کر آئے اور پانی کے نیچے نہ جائے۔ سردارِ انبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس پتھر کو حکم دیا تو وہ تیرتا ہوا پانی میں پر سے آ گیا اور سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں آ کر رُک گیا اور با آواز

بلند پڑھنے لگا

لَا اِلٰهَ اِلَّاللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے عکرمہ اب خوش ہو۔ اتنا کافی ہے؟ عکرمہ نے کہا اب اسے حکم دیجئے۔ یہ واپس اپنی جگہ پر چلا جائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُسے حکم دیا وہ پانی میں تیرتا ہوا واپس اپنی جگہ جا کر نصب ہوگیا۔

پیارے اسلامی بھائیوں! دیکھئے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کہ پتھر کو حکم دیا وہ بھی پانی میں تیرے گا۔ لکڑی کی کشتی ہو وہ پانی میں تیرے یہ کمال کی بات نہیں لیکن پتھر پانی میں تیرے یہ کمال کی بات ہے۔

کائنات کا محور

اللہ تبارک تعالیٰ نے زمین آسمان، سورج، چاند، ستارے، دن رات الغرض پوری کائنات کو بنایا۔ عرش و کرسی کو بھی سجایا۔ یہ سارے کا سارا کچھ کس لیے کیا گیا۔ چنانچہ ''سعادۃ الدارین'' میں نقل ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے پوری کائنات چرند، پرند، ازل، ابد، اور روئے زمین کا ہر ذرّہ اپنے محبوب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان وعظمت ظاہر فرمانے کے لیے پیدا فرمایا۔ اگر ہم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلوہ ظاہر نہ فرمانا ہوتا تو ہم کائنات کی کسی چیز کو پیدا نہ فرماتے۔ مقصود تو صرف نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ظاہر کرنا تھا۔ ثابت ہوا کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پوری کائنات کا محور ہیں۔ یعنی مرکز ومحور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک ہے۔

بچوں کا زندہ کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں دعوت پیش کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت کو قبول فرمالیا گیا۔ یہ عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے گھر جا کر دعوت کے انتظامات میں مصروف ہوگئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک بکری کو ذبح کیا۔ اس کا گوشت پکانے کی غرض سے چولہے پر چڑھا دیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب بکری کو ذبح کر رہے تھے تو اُن کے دونوں بیٹے انہیں دیکھ رہے تھے۔ بچے باپ کو دیکھ کر نقل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کو زمین پر لٹا کر نقل کرتے ہوئے چھوٹے بھائی کی گردن پر چھری پھیر دی۔ بچے کے گلے پر چھری چلنے سے بچے کا انتقال ہوگیا۔ ماں نے بچے کو جب اس حال میں دیکھا تو بھاگ کر آئی بڑا بچہ اپنی ماں کے خوف سے چھت پر چڑھ گیا۔ ماں بھی اس کے پیچھے گئی تو بچے نے چھت پر سے چھلانگ لگا دی۔ بڑا بچہ بھی نیچے گرتے ہی مرگیا۔ اب ماں نے سوچا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم تشریف لانے والے ہیں کہیں ان کی دعوت میں خلل نہ پڑ جائے۔ ماں نے اپنے دونوں بیٹوں کی لاش کو اُٹھا کر اندر کمرے میں رکھ دیا اور اوپر کپڑا ڈال دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بھی اس سارے واقعہ کا معلوم ہو گیا۔ جب سرکارِ پُر وقار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو کھانا شروع ہونے لگا سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ اپنے بچوں کو بلا لاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ کھانا تناول فرمائیں۔ بچوں کے بارے میں ٹال مٹول کرنی چاہی تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ے ارشاد فرمایا ہم بچوں کے ساتھ ہی کھانا کھائیں گے۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو کہہ سنایا تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ جابر اپنے بچوں کو اُٹھا لاؤ۔ بچے آجائیں گے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس گئے اور جا کر اُٹھایا تو بچے اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بچوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

(مدارج النبوت)

واہ کیا بات ہے۔ مدنی آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان کی کہ مردہ بچوں کو زندہ فرما دیا۔ **محترم اسلامی بھائیوں !** ایک نکتہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ اولاً تو جب سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو غیبی علوم اور اپنے رب عزوجل کے فضل سے پہلے ہی سے پتہ تھا۔ بعد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ سارا کچھ سنایا۔ تو میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ انہیں اٹھا لاؤ۔ آجائیں گے۔ بلکہ یہ نہیں فرمایا ٹھہر جاؤ۔ وحی کا انتظار کر لینے دو۔ یا میں دعا کرتا ہوں۔ جب قبول ہو گی تو بچے زندہ ہونگے۔ بلکہ یہ فرمایا جاؤ بچوں کو اُٹھا لاؤ۔ بچے آجائیں گے۔ لاکھوں درود لاکھوں سلام اس رحمت العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان و اختیار پر کہ فرما دیا جاؤ بچوں کو اٹھا لاؤ۔

حاضری مصطفی ﷺ سے نماز نہیں ٹوٹتی

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے انہیں آواز دی جلدی سے نماز پوری کرنے کے بعد حاضر خدمت ہو گئے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دیر کیوں ہو گئی؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نماز میں تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تو نے رب تعالی کا فرمان نہیں سنا۔ کہ جب تمہارا محبوب تمہیں بلائے تو فوراً حاضر ہو جاؤ۔ بہت سے فقہا نے فرمایا ہے کہ نمازی با حالاتِ نماز حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بلانے پر حاضر ہو جائے جو کچھ کہیں پورا کرے۔ پھر بھی نماز ہی میں رہے گا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نمازی نے کلام بھی کیا تو کس سے کیا ان سے کہ جن کو نماز میں سلام کرنا واجب ہے نہ کرنے سے نماز مکمل نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کسی اور کو سلام کرتا تو نماز ختم ہوتی نا۔ اگر کعبے سے سینہ پھرا تو کس طرف پھرا؟ ادھر جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اگر چلا تو کدھر چلا۔ بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کی طرف جو سعادت وعبادت ہے پھر نماز کیسے جاسکتی ہے۔

مسئلہ: اگر نماز میں کسی کا وضو چلا جائے تو وہ جائے اور وضو کر کر واپس آجائے اور جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہیں سے شروع کردے۔ یہاں پر جب وضو کے لیے چلا تو سینہ کعبہ سے پھرا گیا۔ عملِ کثیر بھی کیا۔ نماز بھی درمیان سے چھوڑ دی لیکن مسئلہ ہے کہ نماز ہی میں رہے گا۔ پھر تو سرورِ کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تو رحمت الٰہی کا سمندر ہیں۔ آپ کی طرف جانا نماز کو کس طرح فاسد کرسکتا ہے۔ یہ تو مسئلہ حل ہو گیا کہ نماز حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بلانے سے نہیں ٹوٹتی۔ بلکہ اگر چلا جائے تو نماز ہی میں رہے گا

۔

جانوں کے مالک

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حکم دیا کہ غزوہِ تبوک پر جانے کی تیاری کرو۔ سب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے غزوہ تبوک پر جانے کے لیے بھرپور تیاری شروع کردی چند صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہم اپنے گھروں میں جاکر اپنے والدین سے مشورہ کرلیں۔ اس پر یہ آیات مبارکہ نازل ہوئی۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْ مِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُہٗ امھتھم.

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

اللہ تعالی نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان ظاہر فرمانے کے ساتھ ساتھ ہمیں کیا پوری کائنات تک کے مسلمانوں کو سبق سکھا دیا کہ تم تو مشورے کی باتیں کرتے ہو میرا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تو تمہاری جانوں کے تم سے زیادہ مالک ہیں۔ اس آیت پاک کا مطلب یہ ہوا کہ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو تم پر اتنا اختیار ہے کہ اتنی ملکیت ہے کہ اتنی تمہاری جان کو بھی نہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا حکم ملنے پر چاہے ماں باپ کہے تمہارا دل قبول کرے نہ کرے تمہارے کاموں سے تمہیں فرصت ہو یا نہ ہو بہر حال سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واجب ہی نہیں بلکہ فرض ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنتِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی لذت وہ کبھی نہیں پاسکتا جو اپنی جان و مال ماں باپ، اولاد الغرض اپنی ہر چیز کو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ملکیت نہ سمجھے۔ یعنی دینا کی ہر چیز جاہ جلال، عزت و مال والدین و اولاد، مال و دولت۔ ان تمام چیزوں کو سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے ہیچ سمجھے۔ سب سے بڑھ کر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا پاس ہونا چاہیے۔

شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی قسم

اللہ تبارک تعالی کو جس قدر محبت اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے اس کے اندازے کے لیے اگر سارے سمندر کو روشنائی اور پوری دنیا کو کاغذوں سے لکھ کر بھر دیا جائے تو پھر بھی محبت کے ایک نقطے کی بھی تشریح نہیں ہوگی۔ پروردگار عزوجل مختلف الفاظ سے اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت بیان فرمارہا ہے۔ آیئے میں آپ کو پارہ ۳۰ سورۃ بلد کے پہلے رکوع کی ایک آیت سناتا ہوں۔ یہ آیت آپ کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم کی جلتی ہوئی شمع کو مزید روشنی بخشے گی اور آپ کا ایمان تازہ ہوجائے گا۔

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ (پارہ ۳۰ سورۃ بلد رکوع ۱)

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ (ابراہیم) کی قسم اور ان کی اولاد (یعنی تمہاری) قسم۔

رب تعالی اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر کی قسم ارشاد فرماتا ہے شہر میں تو کوئی ایسی بات نہیں۔ صرف اس لیے کہ رب تعالی کا محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم اس شہر میں رہتا ہے یہ بات تو اللہ تعالی نے بھی واضح فرمادی کہ اے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ میں اس شہر کی قسم اس لیے فرمارہا ہوں کہ میرا محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم اس شہر میں رہتا ہے اس شہر کی گلیوں میں چلتا ہے اس شہر میں رہ کر میری عبادت کرتا ہے۔ اسی لیے یہ شہر بھی میرے نزدیک تعظیم والا ٹھہرا ہے اور اس شہر کا تعلق میرے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم سے جڑ گیا۔ اس میں ہم نے رحمتیں اور برکتیں نازل فرمادی ہیں تاکہ سب کو پتہ چل جائے کہ میرے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلق جوڑنے والا بھی دوسروں کے نزدیک عزت وتکریم والا ٹھہرے گا۔

افضل مکہ یا مدینہ؟

حضور صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ انور کا وہ حصہ جس پر جسمِ اطہر ہے وہ خانہ کعبہ عرشِ معلیٰ بلکہ سب سے زیادہ افضلیت کی جگہ ہے اس پر تمام فقہاء، علماء، ائمہ دین اولیاء عظام اور تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

مکہ مکرمہ چند طرح سے خوبیوں کا مالک ہے۔ اولاً تو یہ کہ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بسایا۔ اس کے لیے دعائیں کیں ۔دوسرا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے یہاں ہی پرورش پائی اور سردارِ انبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم کی جائے ولادت ہے۔ مکہ مکرمہ میں حج ہوتا ہے، مکہ مکرمہ میں جو ایک نیکی کرے گا اسے ایک لاکھ نیکیاں کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور جو ایک بدی کرے گا اُسے ایک لاکھ بدی بھی اپنے نامۂ اعمال میں لکھوانی ہوگی۔ یعنی مکہ شہر میں جمال کے ساتھ ساتھ جلال بھی ہے، حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔قاضی عیاض شفا شریف میں لکھتے ہیں کہ شہر مدینہ مکہ سے زیادہ افضل ہے اور جو مدینہ شریف میں ایک نیکی کرتا ہے اُسے ۵۰ ہزار نیکی کا ثواب ملے گا اور سنیئے اگر مکہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ درجے ہے تو ایک گناہ کا بھی تو ایک لاکھ گناہ کے برابر ہے۔ مدینہ میں ایک نیکی کا ثواب تو پچاس ہزار ہے لیکن ایک بدی کا گناہ ایک ہی ہے۔ مکہ مکرمہ جمال اور جلال ہے۔ لیکن مدینہ منورہ میں جمال ہی جمال ہے۔ مزید فرمایا گیا کہ اس ثواب کو اگر بدرجہ مقبولیت دیکھا جائے تو مدینہ پاک کی ایک ایک رکعت مکہ مکرمہ کی پچاس ہزار رکعتوں کے برابر ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ دلائل میں فرماتے ہیں کہ ہجرت سے پہل مکہ مکرمہ افضل تھا لیکن اب مدینہ پاک افضل ہے۔

آسمانی معجزہ

مختلف کتب میں ہے کہ ابو جہل مکہ مکرمہ میں اسلام کے نور کو پھیلتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ اور جن پر اسے بہت امید تھیں کہ یہ اسلام قبول نہیں کریں گیں وہ بھی دائرہ اسلام میں جوق در جوق شامل ہونے لگے یہ دیکھ کر ابو جہل نے یمن کے بہت بڑے سردار حبیب ابن مالک کو پیغام لکھا کہ لوگ ہمارے دین کو چھوڑے جا رہے ہیں۔ فوراً پہنچو۔ کیونکہ حبیب ابن مالک کو بھی مکہ معظمہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو ابو جہل نے سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بہت کچھ کہا۔ حبیب نے کہا کہ اب دوسرے فریق کی بھی بات سن لی جائے۔ حبیب نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیغام پہنچایا کہ میں یمن سے آیا ہوں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مع حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مجلس میں تشریف لے گئے۔ تو پوری محفل میں ہیبت طاری ہوگئی آخر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ تم لوگ کیا کہنا چاہتے ہو۔ حبیب نے ہمت کر کے پوچھا۔ تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دعوئے نبوت فرمایا۔ حبیب نے عرض کیا کہ کوئی معجزہ دکھائیں۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو معجزہ تم کہو گے وہ ہی دیکھایا جائے گا۔ حبیب نے کہا ایک تو میں آسمانی معجزہ دیکھنا چاہتا ہوں اور دوسرا میرے دل میں کیا تمنا ہے۔ فرمایا چل! حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کوہِ صفا پر تشریف لے جا کر انگلی سے اشارہ کیا۔ تو پورا چاند تھا آدھا پہاڑ کے ادھر آدھا پہاڑ کے اِدھر ہو گیا۔ پھر فرمایا سن حبیب تیری ایک لڑکی ہے وہ ہمیشہ بیمار رہتی ہے ہاتھ پاؤں سے معزور ہے اور تو چاہتا ہے کہ اُسے شفا ہو جائے۔ یہ سن کر حبیب بے اختیار پکار اُٹھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ آئے تو تھے فیصلہ کرنے کے لیے مگر خود اپنے گلے میں غلامیِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا پٹہ پہن کر اپنی عاقبت کو بنا لیا اور جب گھر پہنچے تو رات کا وقت تھا دروازے پر آواز دی وہ معزور لڑکی جو زمین سے اُٹھ نہ سکتی تھی کہا بابا جان میں دروازہ کھولتی ہوں دروازہ کھولتے ہی جب باپ کو دیکھا تو وہ لڑکی بھی پڑھنے لگی۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ حبیب نے کہا بیٹی تو نے یہ کلمہ کیسے سیکھا۔ کہا تو وہ کہنے لگی بابا جان میں نے خواب میں سوہنی صورت والے کالی زلفوں والے حسین وجمیل چہرے والے مجھ سے کہا بیٹی تمہارا باپ نے تو مکہ آ کر مسلمان ہو گیا ہے تو بھی اب کلمہ پڑھ لیا اور تجھ کو بھی شفا ہو جائے گی جوں ہی میں نے کلمہ کے الفاظ دہرائے تو میرے ہاتھ پاؤں سہی ہو گئے۔۔ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان پر قربان جائیں کہ حبیب نے جو بات کہی وہ اسی وقت پوری کی اور جو دل میں تھی وہ صرف معلوم ہی نہیں کی بلکہ اس بچی کو شفا بھی ہو گئی۔ چاند دو ٹکرے ہونے کی روایات پہلے بھی بیان کی جا چکی ہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان کا احاطہ کائنات کے بس کی بات نہیں ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان تو مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے رب عزوجل کو ہی معلوم ہے۔

حیرت انگیز نقطہ

ایک وقت ایسا آئے گا ہر طرف فتنہ فساد ہوگا ہر بندہ بُرائی میں ڈوبا ہوا ہوگا ہر طرف ظلمتوں کا دور ہوگا کسی کو بھی آخرت کی فکر نہ ہوگی۔اٹھارہ ہزار عالموں میں کوئی بھی خدا عزوجل کا نام لیوا نہ ہوگا۔اس وقت قیامت آئے گی۔اس دور میں جب کوئی بھی خدا کی عبادت کرنے والا نہیں ہوگا۔لیکن ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک اس وقت بھی ہوگا۔اب ہم اس سوچ میں پڑھ جائیں گے کہ جب خدا پاک کی عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہوگا تو اس وقت حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیسے ہوسکتا۔محترم اسلامی بھائیوں! ذہنوں کو حاضر کر کے ذرا سنئے کہ تمام مخلوق میں خدا کی عبادت نہ ہوگی۔تو وہ ظاہرہ ہے فنا ہو جائیگی اور قیامت آجائیگی۔لیکن ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک تو رب عزوجل کرتا ہے۔مخلوق ختم ہو جائیگی خالق کل تو باقی رہے گا اس لیے اس وقت بھی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوگا اور جس کا ذکر اللہ عزوجل کرے۔بھلا وہ ذکر کیسے ختم ہوسکتا ہے۔

غلام کے مانگنے کی انتہاء

حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خدمت کی غرض سے سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس حاضر رہتا۔ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وضو کروایا۔سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا مانگ ربیعہ رضی اللہ عنہ میں سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے منہ سے یہ الفاظ سن کر بہت خوش ہوا۔میں نے سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز مانگوں کہ دنیا اور آخرت سمٹ جائے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔"یا رسول اللہ ﷺ اسلک مرافقتک فی الجنۃ" میری خواہش ہے کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جنت بھی مانگتا ہوں اور آپ کے قدموں میں جگہ بھی چاہتا ہوں۔حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کے مانگنے پر قربان جائیں مانگا بھی کیا مانگا جنت میں سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا قرب۔سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اے ربیعہ رضی اللہ عنہ اور بھی کچھ مانگو۔بس یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یہی کچھ پھر فرمایا۔اچھا نماز پھر کثرت سے پڑھتے رہو۔ (مشکوۃ)

حالانکہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کچھ اور بھی مانگ سکتے تھے۔اگر ہم جیسے ہوتے تو یقیناً دنیا کی مال و دولت کی فراوانی معاشرے میں رعب دبدبہ اور آسائش و آرائش کی خواہش کرتے لیکن حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ زبردست عاشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا قرب مانگ لیا۔تو سمجھے کہ پوری کائنات اور آخرت بلکہ زمین سے لے کر عرش معلیٰ تک سب کچھ مانگ لیا۔

اسی لیے تو کہا گیا ہے۔

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات

مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ کوئی سخی نہیں

کیا شان ہے۔ اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کہ اپنے غلام سے خوش ہو گئے۔ تو غلام کہ کہہ دیا کہ جو چاہو مانگ لو
علوم ہوا کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اتنے اختیارات ہیں کہ اپنی مرضی سے فرما رہے ہیں جو چاہو مانگ لو اور یہ نہیں
رمایا کہ پہلے پوچھ لوں۔ یا وحی کا انتظار کر لوں۔ غلام نے جنت مانگ لی۔ پھر بھی فرمایا کہ اور بھی کچھ مانگ لو صحابہ اکرام علیہم الرضوان
کا بھی عقیدہ تھا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختارِ کل ہیں جو کچھ فرمائیں گے وہ ہی ہوگا۔ الحمد للہ عزوجل ہمارا بھی یہی ایمان
ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پروردگار عزوجل نے پوری کائنات کا مختار خاص بنایا ہوا ہے۔ اور یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ آخرت میں
ھی ہمارے سرکار جیسا فرمائیں گے کسی کے حق میں اس کا فیصلہ بھی ویسے ہی ہوگا اور ویسے بھی رب عزوجل کا اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ
یہ وسلم سے وعدہ ہے کہ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تمہیں راضی فرمائیں گیں۔ اس حدیث میں ہمارے لیے ایک نصیحت بھی ہے
کہ جیسے ربیعہ رضی اللہ عنہ کے عرض کرنے کے بعد سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا نماز کی کثرت کیا کرو۔ ہمیں بھی دنیا و آخرت
کی نعمتوں سے سرفراز ہونا ہے تو نماز و دیگر عبادات کی پابندی و کثرت کرنی ہوگی۔

محشر میں حضور ﷺ کی تلاش

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کل میدان محشر آپ کہاں ہونگے۔ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے ڈھونڈ سکیں گے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پلِ سراط پر دیکھنا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ عرض کی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر وہاں نہ ہوئے؟ تو پھر
۔ فرمایا میزان کے پاس دیکھنا۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر وہاں بھی نہ پا سکوں تو پھر؟ فرمایا مجھے حوضِ کوثر پر
تلاش کرنا میں ان تینوں جگہوں میں سے ایک نہ ایک جگہ ضرور ہوں گا۔ (مشکو ۃ شریف)

پیارے پیارے اسلامی بھائیوں! لاکھوں کروڑوں درود و سلام ایسے غمخوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کہ اپنے غلاموں کی
خاطر محشر کے دن پلِ سراط پر ہونگے اور اپنے غلاموں ہی کی خاطر میزان پر ہونگے تا کہ اپنے غلاموں میں سے جس کی نیکیوں کے
پلڑے میں وزن کم ہو اس کو اپنے انعام والطاف سے بھاری فرمادیں۔ اور پل سراط پر اس لیے کہ اگر میرا کوئی امتی پل سراط پر لڑ کھڑا
رہا ہو تو اس پر کرم نوازی فرما کر اسے پار کرواؤں۔ حوض کوثر پر اس لیے تشریف فرما ہونگے اپنے پیاسے غلاموں کے بھر بھر کے جام
پلاؤں۔ قیامت کے روز سب لوگ نفسا نفسی کے عالم میں ہونگے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کی فکر ہوگی کہ میری
امت کہیں پل سراط پر پیچھے نہ رہ جائے میزان پر نیکیاں کم نہ ہو جائیں میرا کوئی امتی پیاسا نہ رہ جائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
غلاموں کو حوض کوثر سے جام بھر بھر کے پلا رہے ہوں گے۔

محشر ہے اگر محشر تو کس بات کا ہم کو ڈر
ہم جن کے ثناء خواں ہیں وہ بھی تو وہاں ہونگے

جنت تو ملے گی سرکار ﷺ کے صدقے
پھر بھلا گھبرائیں کیوں ہم محشر سے

کائنات کی ہر شئے پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام سے فرمایا۔ اللہ تعالی نے جب مجھے جنت میں ٹھہرایا تو میں نے ہر جگہ نام محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم لکھا دیکھا۔ ہر محل و چوبارہ پر یہ نام نظر آیا۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی میں نے حورعین کے سینوں جنت کے پتوں شجر سدرۃ المنتہٰی کے پتوں پر اور پردوں کے کناروں پر اور فرشتوں کی آنکھوں میں لکھا پایا۔ (خصائص کبریٰ)

اس آیت سے ہمیں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت کا پتہ چلتا ہے کہ رب تعالی نے اپنے پیارے کا نام کائنات کی ہر شئے میں لکھ کر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ اے انسانو! **اس ہستی کی مثل کوئی نہیں ہوسکتا۔**

بلکہ ہمیں سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جب میں شب معراج میں آسمانوں سے گزرا۔ سب پر اپنا نام لکھا ہوا پایا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

سبز موتی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پرندہ دیکھا۔ جس کے منہ میں ایک سبز موتی تھا۔ وہ موتی اس پرندے نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے آگے پھینک دیا۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس موتی کو دیکھا تو اس سبز رنگ کے موتی میں ایک سبز رنگ کا کیڑا تھا اس کیڑے میں زرد رنگ سے لکھا ہوا تھا "لَا اِلٰــہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" (حجۃ اللہ علی العالمین)

نام محمد ﷺ کتنا میٹھا لگتا ہے
پیارے نبی ﷺ کا ذکر بھی ہم کو پیارا لگتا ہے

لاٹھی کی روشنی

ایک مرتبہ رات کے وقت صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں مین بیٹھے ہوئے تھے محفل برخاست ہونے کے بعد جب صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے تو اندھیری رات تھی۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اعجاز سے ایک لاٹھی چمکنے لگی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق دوسری لاٹھی کو اس لاٹھی سے مس کر کے ان سب کو روشن کرلیا اور اس طرح سب حضرات اپنے اپنے گھروں کو پہنچ گئے۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی تو یہ شان ہے جس کو چاہیں اپنے فیضِ نور سے روشن فرمادیں۔ (خصائص کبریٰ)

ظہورِ نور

سرکار ابدِ قرار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک ابھی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت انور ہی میں ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی اس نور کی تنویر سے چمک رہی ہے۔ ایک دفعہ مکے کی ایک عورت نے آپ کو دیکھا

تو آپ سے کہنے لگی کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے شادی کر لیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا میں والدین کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا سے ہوگیا۔ یہ نورِ پاک حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں منتقل ہوگیا۔ تو کچھ دنوں کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اسی راستے سے گزرے تو اس عورت نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور پھر منہ پھیر لیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے منہ پھیرنے کی وجہ معلوم کی تو اس نے جواب دیا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں جو نور دیکھا تھا وہ اب مجھے نظر نہیں آتا۔ یہ نور ابھی بطنِ مادر ہی میں ہے۔ والد محترم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دادا جان نے اپنے بیٹے کے انتقال کے بعد اپنا معمول بنا لیا رات کو اُٹھتے خانہ کعبہ کا طواف کرتے اور رو رو کر دعا کرتے۔ (خصائص کبریٰ)

تین جھنڈے

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کی شب میں نے ایک نورانی گروہ آسمان سے اترتا دیکھا جن کے پاس تین جھنڈے تھے انہوں نے ایک جھنڈا تو کعبہ پر گاڑ دیا ایک بیت المقدس پر اور ایک میرے مکان کی چھت پر پھر میں نے دیکھا کہ آسمان کے ستارے میرے مکان کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ (نزھتہ المجالس)

ملک شام کے محلات

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب اس عالم میں تشریف لائے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ رضی اللہ عنہا نے ایک ایسا نور دیکھا جسکی روشنی میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ملک شام کے محلات نظر آنے لگے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں پیدا ہوا تو میری والدہ کے لیے ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے ان کے سامنے ملکِ شام کے محلات روشن ہوگئے۔

یہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کی شان ہے کہ کہاں مکہ کہاں ملکِ شام ہزاروں میل کا فاصلہ نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے ہی تو سب حجاب اٹھ گئے نا۔

جشن ولادت ﷺ کا اجر

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ثویبہ نامی ایک عورت پہلے ابولہب کی لونڈی تھیں۔ جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت مبارک ہوئی تو ثویبہ لونڈی بھاگتی ہوئی گئی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا ابولہب کو یہ خبر سنائی کہ کہ تیرے ہاں

ایک بھتیجا پیدا ہوا ہے۔ابولہب نے بھتیجے کی خوشی میں انگلی سے اشارہ کیا کہ جا تو آج سے آزاد ہے۔ابولہب جب مرگیا تو اسکے گھر والوں میں سے کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا تمہارے ساتھ کیا گزری۔ابولہب نے کہا۔میں تم سے جدا ہوتے ہی سخت عذاب میں پھنس گیا ہوں۔ماسوائے اس کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کے باعث جن انگلیوں سے آزاد کیا تھا مجھے ان انگلیوں سے پانی پلایا جاتا ہے۔۔اس حدیث کی شرح میں عظیم محدث امام ابن حجر رضی اللہ عنہ نے شرح صحیح البخاری میں لکھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابولہب جب مرا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا تو وہ کہہ رہا تھا کہ میں بہت برے حال میں تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی راحت نہیں ملی۔میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں۔لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن میرے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔پیر کے روز تخفیفِ عذاب کا سبب بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ یعنی پیر کے روز سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور ثویبہ نے جب ابولہب کو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خبر سنائی تو ابولہب نے اسے آزاد کردیا تھا۔(بخاری شریف)

محترم اسلامی بھائیوں! اندازہ لگائیں کہ ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں قرآن کی سورۃ نازل ہوئی (جس کا ذکر سورۃ لہب میں ہے) کا یہ حال ہے کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا امتی سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں رقم خرچ کرے گا اس امتی کو جو آخرت میں مرتبہ ملے گا اس کا اندازہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ہمارا ایمان ہے کہ ایسے لوگوں کو جو ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ولدت کی خوشی کرتے ہیں۔اللہ تبارک تعالی اسے ضرور جنت کے باغوں میں داخل فرمائے گا۔

چنانچہ **حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی** رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
شبِ ولادت مین سب مسلمان نہ کیوں کریں جانو مال قرباں
ابولہب جیسے سخت کافر خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں

فرشتوں کا جُھرمُٹ

کعب احبار کی حدیث مبارک میں ہے کہ جس دن زمین کھولی جائے گی اور میں باہر آؤ گا تو ستر ہزار فرشتوں کا جھرمٹ مجھے گھیرے ہوگا اور وہ مجھے اس شان سے بارگاہِ رب العزت میں لے جائیں گے جیسے دلہن کو باراتی دولہا کے گھر لے جاتے ہیں۔حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں ہی سب سے اول ہوں جس کے لیے زمین شق ہوگی۔ پھر حلہ بہشتی بھی سب سے پہلے مجھے پہنایا جائے گا (ایک دوسری حدیث پاک میں یہ بھی آیا ہے کہ مخلوق میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حلہ بہشتی پہنایا جائے گا)۔ پھر فرمایا ایک کرسی لائی جائے گی جو عرش کے داہنی جانب رکھی جائے گی اس کے بعد مجھے حلہ بہشتی پہنایا جائے گا قبل اس کے کہ کسی بشر کو حلہ بہشتی تقسیم کیئے جائیں اور مجھے عرش کے دائیں جانب کرسی پر بیٹھایا جائے گا۔

(صاحب مواھب لدنیہ طبرانی)

قربان جائیں محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان پر کس اکرام سے خدا عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلائے گا۔ ادھر رب عزوجل کی محبت کا نقشہ دیکھو کہ اپنے پیارے کا استقبال کس شان سے دیکھنا چاہتا ہے اور پھر ساری خدائی کے سامنے حلہ بہشتی بھی پہنایا جائے گا اور عرش کو سجانے کے بعد مہمان خصوصی کے طور پر کرسی پر بیٹھایا جائے گا گویا یہ سارا کچھ مہمانِ خصوصی ہی کو دکھانے کے لیے کیا گیا ہے۔

قرآن کی گواہی

حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جب غزوہ مریسع سے فارغ ہوکر ایک کنویں کے قریب قیام فرمایا تو وہاں خادم جہجاہ غفاری اور عبداللہ ابن ابی منافق کے دوست سنان ابن دبر جہنمی میں لڑائی ہوگئی، اس وقت عبداللہ ابن ابی منافق نے سنان کی طرفداری کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور معاذ اللہ عزوجل کہا کہ ہم مدینے پہنچ کر عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ (ذلیلوں سے مراد مہاجرین) اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ تم ان مکہ والوں کو اپنا جھوٹا کھانا نہ دو۔ تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں۔ اب تم ان لوگوں کو کچھ نہ دو تا کہ یہ لوگ بھاگ جائیں۔ حضرت ابن ارقم کو یہ سن کر تاب نہ رہی انہوں نے اس منافق سے فرمایا کہ تو ہی ذلیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے سر پر تو معراج کا تاج ہے اور خدا عزوجل نے تو ان کو قوت اور عزت دی ہے۔ ابن ابی کہنے لگا۔ چپ رہو میں تو یہ باتیں ہنسی سے کہہ رہا تھا۔ زید ابن ارقم نے یہ بات حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائی۔ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ ابن ابی منافق سے پوچھا تو نے یہ کہا تھا۔ وہ قسم کھا گیا میں نہیں کہا تھا۔ اس کی قوم کے لوگوں نے عرض کیا عبداللہ ابن ابی منافق بوڑھا آدمی ہے جھوٹ نہیں بول سکتا زید ابنِ ارقم کو غلط فہمی ہوئی ہو گیا اس مقام پر عبداللہ ابن ابی منافق کی مزاحمت میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئیں۔

وللہ العزۃ ولر سولہ وللمومنین والکن المنافقین لایعلمون۔ (پارہ ۲۸ سورۃ منافقون رکوع ۱)

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

صاحب روح البیان نے فرمایا عبدل اللہ ابن ابی منافق کے فرزند جلیل القدر صحابی تھے۔ ان کا نام بھی عبد اللہ تھا جب ان کو خبر پہنچی کہ میرے باپ نے ایسا ملعون کلمہ منہ سے نکالا ہے تو انہوں نے مدینہ منورہ کے دروازے پر اپنے باپ کو پکڑا اور تلوار سونت لی اور مدینے پاک میں جانے سے روک دیا اور کہا کہ اے میرے باپ تو اقرار کر کہ اللہ عزوجل عزت والا ہے اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم عزت والے ہیں ورنہ ابھی تیری گردن ماردوں گا۔ چناچہ ڈر کے مارے اس کو یہ اقرار کرنا پڑا۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے یہ واقعہ سنا تو اس فرزند کو دعائیں دیں یعنی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا چاہے سگا باپ ہی کیوں نہ ہو اس کے ساتھ اس سے بھی بُرا سلوک کرنا پڑے تو کرنا چاہیے۔ لیکن حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کسی قسم کی بات برداشت نہیں کی جاسکتی۔

امت کے غم میں رونا

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ رو رو کر اپنی امت کے لیے دعا مانگ رہے تھے اللہ تبارک تعالی نے حضرت جبریل علیہ اسلام کو حکم دیا کہ جاؤ میرے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے رونے کا سبب پوچھو۔ دریافت کرنے پر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میری امت کا غم رلاتا ہے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں دیکھ کر رب عزوجل نے ارشاد فرمایا۔ اے جبریل علیہ السلام جاؤ میرے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے کہہ دو کہ ہم تم کو تمہاری امت کے بارے میں راضی کر لیں گے۔ یعنی اتنا دیں گے کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔ (مسلم شریف) دوسری حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو سن کر فرمایا کہ جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہیں ہونگا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

تمام عالم جہان تو اپنے رب عزوجل کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر سیدُ انبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان ہے کہ رب تعالی اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو دے کر راضی فرماتا ہے۔

مقام بلند کیا

سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ یا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو عاص ابن وائکنے اپنی قوم سے کہا کہ میں اس وقت اس ابتر کے پاس سے آرہا ہوں۔ معاذ اللہ عزوجل (ابتر عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کی نسل ختم ہوجائے)

اس ملعون کی جب یہ بات حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے گوش مبارک میں پہنچی تو سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اس بات کا

صدمہ ہوا، چنانچہ وحی نازل ہوئی اور اللہ نے ارشاد فرمایا۔

انا اعطینک الکوثر — اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کسی دشمن کی بکواس سے غمگین نہ ہوں۔ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرما دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی عزوجل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظمت ہے کہ اگر کوئی بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کی بیہودہ کوشش کرے تو رب تعالیٰ اس کو دفع فرماتا ہے۔ کافر سمجھتے تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام آپ کی مذکر اولاد سے چلتا۔ اب وہ نہ رہی تو نام نہ چلے گا ان کا خیال غلط ہے ذکر اس کا باقی رہتا ہے جس کو ہم باقی رکھیں۔ ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چرچا قیامت تک کے لیے باقی رکھ دیا۔ آج دیکھ لو ۱۴ سو برس گزر گئے اس عرصے میں بہت سے اولاد والے، تخت وتاج والے، شاہ وگدا ہر طرح کے لوگ گذر گئے۔ کسی کا نام نہ چلا۔ اگر نام رہا تو محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یا جس کو محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چمکا دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسل اس طرح چلائی گئی کہ قیامت تک باقی رہے گی۔ آج بھی دیکھ لو خدا عزوجل کے فضل سے سادات کرام ہر جگہ ملتے ہیں اور ان شاءاللہ عزوجل قیامت تک باقی رہیں گے۔

بے اختیار دل

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ ایک صحابیِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں فرماتے ہیں اسلام لانے سے پہلے قریش نے مجھے سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک پیغام دے کر بھیجا۔ جب میں حاضرِ خدمت ہوا تو میرے دل میں اسلام کی محبت بیٹھ گئی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ''جب میری نظر رخِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی تو فوراً میرا دل اسلام کی محبت میں تربتر ہو گیا میرے اندر کے انسان نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے کی گواہی دی۔ (مشکوۃ)

روشن چہرہ

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت یوسف علیہ السلام کی نسل سے ایک اسرائیلی عالمِ دین حضرت عبداللہ بن سلام بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے آئے حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھا تو میرے دل کی گواہی سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ گویا اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رخِ روشن اسلام کی دلیل ہے اسی لیے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین وجمیل کسی ماں نے بچہ جنا ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر عیب سے پاک فرما دیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سلطنتِ حسن کے بادشاہ ہیں۔ حسن جمال میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی مثل نہیں۔ کوئی عیب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آنے نہیں دیا۔ سبحان اللہ عزوجل۔

پوری دنیا کو حکم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عیب کے قریب نہ جانا

علماء کو حکم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عیب کے قریب نہ جانا

فقہا کو حکم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عیب کے قریب نہ جانا

مقربین کو حکم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عیب کے قریب نہ جانا

الغرض ہر ایک کو حکم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عیب کے قریب نہ جانا

لیکن آئیے پیارے اسلامی بھائیو! ایک عجیب بات سنئے۔ اور اپنے ایمان کو روشن کر لیجئے۔

یہاں عیب کو حکم ہے

میرے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جانا۔